© rasailojaraid.com

ہوئی۔ اللہ تمہاری برکات میں اضافہ کرے۔ اور جو کچھ (آپ نے) برخودار ظفر علی خاں کے بارے میں لکھا ہو بالکل ٹھیک ہے۔ اخلاق مناقب، اخلاص اور دوسری خوبیاں جو ہونی چاہئیں اور جنہیں دل چاہتا ہے وہ سب اُس میں ہیں۔ اس کی انہیں خوبیوں نے مجھے اپنی محبت کا شکار کر رکھا ہے۔ ورنہ مجھ جیسے آزاد انسان کو جسے خود اپنی فکر نہ ہو کسی دوسرے سے کیا مطلب ہوگا۔ خدا اُسے فتوحاتِ صوری و معنوی عطا کرے کہ مجھے دُنیا میں اُس سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اُس کی ماں، باپ اور خبر گیری کرنے والا سب کچھ میں ہی ہوں۔ وہ بھی میرے ساتھ ارادت، فرزندی و غلامی اور بندگی کے آداب بجالاتا ہے۔ لیکن ایک بات ہے جو میں جانتا ہوں۔ اس برخوردار پر پہلے سے زیادہ التفات کرنا چاہیئے اور اس برخوردار سے کہیئے کہ ہر صبح فقیر کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا کرے، اس کو آپ خود توجہ نہ دیجئے اور اس برخوردار کی دقت کے بارے میں (آپ نے) جو کچھ لکھا ہے اس سے دل کو بہت صدمہ پہونچا۔ میاں غلام محمد نے اپنے باطن کی کھوٹ ظاہر کردی تھی۔ استعداد کے مطابق ان کی اصلاح کردی گئی۔ وہ کہتے تھے کہ انھوں نے اسی کام کے لئے سفر کیا ہے خدا کرے کہ ٹھیک ہو۔ فقیر ایک دفعہ شاہ ولی اللہ کی عیادت کو گیا تھا۔ اُن کی بیماری کے ازالہ کے لئے خدا سے ہمت طلب کی۔ اور دعا میں مصروف ہوا۔ حافظ غلام رسول نے ملاقات کی۔ بزرگ آدمی ہیں۔ مولوی ظہور اللہ جیو سے سلام کہدیجئے۔ والسّلام۔

بنام صاحبزادہ شریف حسین[۱]

فقیر نے خواب میں معلوم کیا ہے کہ تمہاری والدہ باطن میں تم سے ناخوش ہیں۔ والدہ کی ناراضگی آخرت اور دُنیا دونوں میں نقصان کا سبب ہے۔ خاص طور پر والدہ مشفقہ نے یہ سوال کیا تھا۔ اگرچہ یہ حقیقت ہی تو اس کا کفارہ ادا کرو اور تلافی کرو۔ خدا تمہارے کاموں میں خیر و برکت دے۔ اور اُس سے غافل نہیں ہوں لیکن ملاقات کا ہونا قسمت پر موقوف ہے۔ اخیر عمر ہے اگر زندگی میں میسّر نہیں ہوئی تو بشرطِ سلامتِ ایمان انشاء اللہ تعالےٰ تو بہشت میں خاطر خواہ ملاقاتیں ہونگی۔ خاتمہ بالخیر کی دعا میں یاد رکھیں۔ بے سروسامانی کے باوجود موسم برسات میں مفقود الخبر فرزند کی تلاش میں نکلنے سے سوائے تکلیف کے کوئی فائدہ نہیں۔ رحمتِ الٰہی کی امید میں منتظر رہنا چاہیئے۔ اگر اُس کی عمر باقی ہے تو ایک نہ ایک دن آجائے گا۔ والسّلام۔

(باقی آئندہ)

---

[۱] کلماتِ طیبات میں مکتوب الیہ کا نام نہیں دیا گیا۔ لیکن نعیم اللہ بہرائچی نے یہ خط اسی نام سے نقل کیا ہے۔ معمولاتِ مظہری ص ۱۱۰۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلمؔ مظفر نگری

سمجھے نہ حقیقت کو اپنی انسان کو انساں بھول گئے
فطرت کے تقاضے تھے جتنے بیگانۂ عرفاں بھول گئے

کرنے تھے فراہم وحشت میں کچھ ہوش کے ساماں بھول گئے
آتے ہی چمن میں رازِ خودی یارانِ بیاباں بھول گئے

وہ خواب تھا یا بیداری تھی کچھ یاد نہیں آتا ہم کو
دیکھے تھے کہاں جلوے اُن کے اے دیدۂ حیراں بھول گئے

مانا کہ نکالے تیر کئی زخمِ دل سے اے چارہ گرو
پیوستِ مذاقِ دل تھا جو تم اک وہی پیکاں بھول گئے

پہنچے تو کنارے تک لیکن کیا کہیئے کہ اہلِ کشتی نے
ساحل پہ وہ ہنگامے دیکھے ہنگامۂ طوفاں بھول گئے

یہ دشت و چمن واقف ہوں گے تم کو تو ذرا بھی یاد نہیں
کس کس سے ہوئے تھے وحشت میں ہم دست و گریباں بھول گئے

لائے نہ یہاں پیغامِ چمن کہہ دے یہ کوئی فصلِ گل سے
مقصودِ جنونِ آزادی قیدیٔ زنداں بھول گئے

ہیں آج بہاروں پہ نازاں نفرت ہی انہیں ویرانوں سے
پھر ہو گئے بیاباں یہ اک دن یہ رازِ گلستاں بھول گئے

سمجھے تھے جسے اک رازِ جنوں رکھا تھا جسے محفوظِ نظر
کیا جانیے ہم وحشت میں کہاں وہ تارِ گریباں بھول گئے

یہ پوچھ نہ ہم کس طرح لٹے کس طرح مٹے تیرے ہاتھوں
جو کچھ بھی گذرنا تھا گذرا اے گردشِ دوراں بھول گئے

یہ رازِ محبت سے پوچھو کیوں چارہ گرانِ اہلِ غم
جو درد کہ درمانِ دل تھا اُس درد کا درماں بھول گئے

اب تازہ بہاریں کیا آئیں تخلیقِ چمن ممکن ہی نہیں
پروازِ گل افشاں کو اپنی ذرات بیاباں بھول گئے

نغموں سے ترے اک روز آلمؔ گونجیں گی فضائیں ہستی کی
مایوس نہ ہو گر آج تجھے اربابِ گلستاں بھول گئے

© rasailojaraid.com